علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام، بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

مضمون : علم التعلیم

سطح : انٹرمیڈیٹ

کوڈ : 312

مشق : 02

سمسٹر : بہار 2025ء

سوال نمبر 1۔ بالیدگی اور نمو میں کیا فرق ہے نیز بچوں کی ذہنی نشوونما کے مدارج تفصیل سے بیان کریں۔

جواب۔

بالیدگی اور نمو میں فرق: بالیدگی سے مراد انسانی جسم میں یا اس کے کسی حصے میں ہونے والی تبدیلیاں ہیں۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ بالیدگی سے مراد بچے کی جسمانی بڑھوتری ہے مثلاً قد کا بڑھنا یا وزن کا کم یا زیادہ ہونا وغیرہ۔ یہ تبدیلیاں پورے جسم میں یا اس کے کسی بھی حصے میں واقع ہو سکتی ہیں۔ ساخت یا بناوٹ کی تبدیلیوں کی بناء پر جسم کے فعال یا وظائف میں جو تبدیلی رونما ہوتی ہے اسے نمو Development کہتے ہیں۔ جسمانی اعضاء کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ بچے کچھ سرگرمیاں سیکھ جاتے ہیں مثلاً مختلف جسمانی اعضاء کا ہلانا، چلنا پھرنا، اپنے اردگرد کی اشیاء کے متعلق سیکھنا، ذہنی اعمال کے طور پر الفاظ پر نظروں کا جماؤ، انگلیوں کا قلم پکڑنے کی صلاحیت اور اپنی ضروریات کی تکمیل کیلئے جسمانی اعضاء سے کام لینا وغیرہ۔

نمو کے بنیادی اصول: بچوں میں نمو چند خاص اصولوں کے ماتحت واقع ہوتی ہے یہ اصول مندرجہ ذیل ہیں:

ا۔ **منظّم عمل:** ماہرین صرف اپنی سہولت اور مطالعے کی خاطر نمو کو مختلف مدارج میں تقسیم کر لیتے ہیں ورنہ یہ ایک منظّم اور مسلسل عمل ہے مثلاً بچپن کا زمانہ، لڑکپن کا یا بلوغت کا دور وغیرہ اصل میں نمو کا عمل زندگی کے ساتھ شروع ہو کر آخری لمحوں تک جاری رہتا ہے اگرچہ اس کی رفتار ایک سی نہیں رہتی۔

۲۔ **تخلیقی عمل:** نمو ایک تخلیقی عمل ہے اور ہر جسمانی فعل آئندہ کردار کو متعین کرنے میں مدد دیتا ہے بچے کا پہلا لفظ بولنا اسے آئندہ بات چیت کی طرف مائل کرتا ہے بچے کا سب سے پہلا قدم اٹھانا چلنے اور دوڑنے کا پیش خیمہ ہے۔

۳۔ **مسلسل عمل:** نمو اگرچہ ایک مسلسل عمل ہے لیکن بلوغت کے زمانے میں یہ عمل خاصا نمایاں نظر آتا ہے کوئی بھی تبدیلی ایک دم ظہور پذیر نہیں ہوتی اس لیے بچوں کی نشوونما کے متعلق پیش گوئی کی جا سکتی ہے لیکن ضروری نہیں کہ وہ ہمیشہ درست ثابت ہو۔

۴۔ **غیر یکسانیت:** تمام بچوں میں نمو کی رفتار یکساں نہیں ہوتی اس کے مختلف اسباب ہو سکتے ہیں اس میں سے ایک ماحول یا غذا کا معیار وغیرہ بھی ہو سکتا ہے اس لیے پیش گوئی کرتے وقت ان تمام حالات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے جس میں بچہ پرورش پا رہا ہے انفرادی اختلافات کو ایک قدرتی حقیقت سمجھنا چاہیے۔

۵۔ لڑکے اور لڑکی میں نشوونما کی رفتار کا مختلف ہونا: نمو لڑکوں اور لڑکیوں یعنی ہر دو اصناف میں مختلف ہوتی ہے جسمانی نشوونما کی صورت میں تو یہ اختلاف اور بھی نمایاں نظر آتا ہے۔

٦۔ **نمو اور ذہنی نشوونما کا باہمی تعلق:** بچے کو اس کی عمر کی مناسبت سے تعلیم دینی چاہیے جو کام ایک پانچ سالہ بچہ سیکھ سکتا ہے دو سالہ بچہ نہیں سیکھ سکتا۔

۷۔ ترتیبی عمل: نمو کے عمل میں ایک خاص ترتیب پائی جاتی ہے۔

۸۔ **نمو کا سر سے پاؤں کی طرف ہونا:** نمو کا آٹھواں اصول نمو سر سے پاؤں کی طرف ہوتی ہے۔ یعنی سب سے پہلے انسانی جسم میں سر مکمل ہوتا ہے اور بعد میں ٹانگیں وغیرہ اپنے مکمل یا صحیح سائز تک پہنچتی ہیں۔

معاشرتی نشوونما کے مدارج۔

ارتقائی مدارج عمر کے ساتھ مخصوص انداز سے جسمانی و ذہنی صلاحیتوں کو ابھارتے ہیں۔ فرد کی وراثتی خوبیاں عمر اور وقت کے ساتھ بڑھتی جاتی ہیں۔ شروع میں نطفہ جو آنکھ سے نظر نہیں آ سکتا کیوں کر بڑا ہوا اور اس نے کیسے ایک بھرپور اور منفرد شکل اختیار کی، یہ سب ارتقائی مدارج کا کھیل ہے۔ قدرت نے نطفے میں وہ تمام خوبیاں پوشیدہ رکھی ہیں جو کہ ساتھ ساتھ بڑھتی جاتی ہیں۔ نو ماہ تک کا بچہ ماں کے پیٹ میں رہنے اور ارتقائی مدارج میں سے گزرنے کے بعد جسمانی اور ذہنی طور پر بڑا ہوتا چلا جاتا ہے۔ حمل کے دوران اس کے جسم کی بناوٹ میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔

ارتقائی مدارج اور تعلیم: ابتدائی دور میں بڑھنے کی رفتار تیز ہوتی ہے۔ بالغ ہونے کے بعد یہ رفتار سست ہوتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ ابتدائی دور میں

0334-5504551
Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

بچہ آسانی سے لکھنا اور پڑھنا سیکھ سکتا ہے۔ کیونکہ اس دور میں ابتدائی اعصاب کے علاوہ ذاتی طور پر سیکھنے اور سمجھنے کی قوت تیز ہوتی ہے۔ ابتدائی برسوں میں ماحول کی مدد سے وراثتی خوبیوں کو بہتر طور پر اجاگر کیا جا سکتا ہے۔لیکن یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بچے پر اس کی عمر سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے۔مثلاً اگر آٹھ سال کے بچے کو ڈارون کا نظریہ پڑھایا جائے تو وہ مایوس ہو جائے گا۔اسی طرح اگر ایک خاص عمر سے ہٹ کر کم تر معیار کی تعلیم اگر بچے کو دی جائے گی تو وہ جلد سیکھ کر اپنی ذہانت اور استعداد کو غیر ضروری حرکات میں استعمال کرے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ذہین فطین بچے عام بچوں کی نسبت جلدی سیکھ جاتے ہیں اور باقی وقت شرارتوں میں گزار دیتے ہیں۔ چنانچہ اساتذہ اور والدین کو چاہیے کہ وہ ارتقائی مدارج کو مدِنظر رکھ کر تعلیم دیں۔ اور ان کو ہر طرح کے بوجھ سے آزاد رکھنا چاہیے۔کھیل کود اور تفریحات کی مدد سے ان کو بہتر طور پر پڑھایا جا سکتا ہے۔

ارتقائی مدارج کے دوران ہونے والی تبدیلیاں: ارتقائی مدارج کے دوران جو تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں ان میں:

۱۔ بچے کی خوراک، لباس اور صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

۲۔ بچے کی نفسیاتی تقاضوں کو پورا کرنا چاہیے۔

۳۔ ماحول یعنی گردونواح کے حالات وواقعات میں تجسس پیدا کر کے ذہنی صلاحیتوں کو بڑھانا چاہیے۔

۴۔ ان کی عمر اور ذہانت کو مدِنظر رکھ کر تعلیم و تربیت دینی چاہیے۔

۵۔ بچے کو جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کے مطابق کام دینا چاہیے تاکہ وہ جسمانی اور ذہنی بوجھ سے آزاد ہے۔

ارتقائی مدارج کو متاثر کرنے والے عوامل

بنیادی عوامل: بنیادی عوامل میں وراثت یعنی والدین سے حاصل کردہ خوبیاں ہیں جن کو اپنا کر بچہ اپنی ذات کا حصہ بنا لیتا ہے۔اس طرح نسل در نسل یہ صفات منتقل ہو جاتی ہیں۔مثلاً ایک انسان کی وراثتی خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے جیسے ایک انسان کو جنم دے اور ایک جانور اپنی نسل کے جانور کو جنم دے یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ایک نسل دوسری غیر متعلقہ نسل کو جنم دے۔ انسان کی اولاد انسان ہی ہوتی ہے۔

ثانوی عوامل: ثانوی عوامل میں خاندانی خوبیاں، شکل، رنگ، قد اور ذہانت شامل ہیں۔ چنانچہ ایک شخص ہمیشہ یہی صفات حاصل کرتا ہے اور اپنی ذہنی صلاحیت اور استعداد کی بنیاد پر بڑا ہوتا ہے۔یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ پاکستانی نسل لے ہاں انگریزی نسل کے بچے پیدا ہوں۔اگر ماں دوران حمل منشیات کا استعمال کرے یا اسکی خوراک میں وٹامن کم ہوں تو اس کا اثر بچے پر منفی طور پر پڑتا ہے۔ چونکہ ہمارے معاشرے میں مائیں عموماً اپنا طبی معائنہ نہیں کراتیں جس کی وجہ سے وہ پیدائش کے وقت مختلف قسم کی پیچیدگیوں سے دوچار ہوتی ہیں۔

۱۔ والدین اور اساتذہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ تعلیم و تربیت کے دوران بچے کی جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کو مدنظر رکھیں۔ مثلاً کند ذہن بچے کی ذہنی ارتقاء کی رفتار سست ہوتی ہے۔اور اس میں عام انسان کی نسبت سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے۔ اگر اس کو عام بچوں کی طرح پڑھایا جائے گا تو اس کے لیے وہ ایک بوجھ ہوگا اور اگر اس کو بھاری اور سخت کام دیا جائے تو اسکے عضلات اور نظام عصبی پر بوجھ پڑے گا۔

۲۔ اگر بچوں پر ذمہ داری اور تعلیم کا بے جا بوجھ ڈالا جائے تو ان کی صلاحیتیں تعمیری روح اختیار کرنے کی بجائے تخریبی رخ اختیار کر لیتی ہیں اور وہ سماج دشمن حرکات کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔

۳۔ وراثت، ماحول اور ارتقائی مدارج کے لیے دلچسپ مثال لوہے اور بھٹی کی سی ہے۔موروثی خوبیاں دراصل لوہے کی مانند ہیں اور تعلیم و تربیت یعنی ماحول سانچے کی مانند ہے۔ ماحول ایک سانچہ ہے جو اس کو مختلف قسم کی شکل دیتا ہے۔ چنانچہ بغیر بھٹی اور سانچے کے لوہے کو بروئے کار نہیں لایا جا سکتا۔اسی طرح اگر موروثی طور پر ایک شخص کی ذہانت گھٹیا قسم کی ہے تو اس کے لیے بہتر سے بہتر تعلیمی ماحول خاطر خواہ نتیجہ نہ پیدا کر سکے گا۔ ہر دو صورتوں میں بھٹی اہم کردار ادا کرتی ہے۔چنانچہ

- انسان کی ذہانت جس قسم کی ہوگی اسی نسبت سے وہ تعلیم سے استفادہ کر سکے گا۔
- ماحول کے اثرات ہر شخص پر پڑتے ہیں ذہین شخص ان سے زیادہ متاثر ہوتا ہے اور کند ذہن کم۔
- اگر کسی فرد پر اس کی ذہانت اور عمر سے زیادہ یا کم بوجھ ڈالیں تو منفی نتائج برآمد ہوتے ہیں مثلاً ان میں دلچسپی کم ہو جاتی ہے۔
- وہ احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔
- وہ تعلیم کو بوجھ تصور کرتے ہیں۔
- وہ جسمانی اور اعصابی طور ہر زیادہ زیر بار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ارتقائی مدارج کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوں بچوں کو کھیل کود سے پڑھانا چاہیے اور مقابلے کے ذریعے ان کی انفرادیت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی جائے۔ان کے نفسیاتی تقاضوں کو پورا کرنا چاہیے۔جسم کے غدودوں اور اعصاب کے مناسب پھلنے پھولنے کی مواقع دیئے جائیں۔

مثال: اختر اپنے والدین کی مانند صحت مند اور ذہین ہے۔اس کو پڑھنے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اختر اپنے والدین کی وراثتی خوبیوں کا امتزاج

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں
میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، ایم فل، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں
0334 5504551
Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ہے۔اس کو ایک ماحول دیا گیا ہے جس کے تحت اس کے اعصاب اور ذہنی صلاحیتوں کو پھلنے پھولنے کا مواقع ملے ہیں۔ایک عام بچے کی نشو ونما کے مطابق اس کو کھیل کود اور تفریح کے مواقع بھی ملے ہوں گے کیونکہ اس کا قد اور ذ ق ن وراثتی خوبیوں کی طرح بڑھا۔ارتقائی مدارج کے دوران اس کو مناسب مواقع ملے اور وہ اپنی عمر کے ساتھ بڑھ کر ایک منفرد انسان بنا۔

سوال نمبر 2 انفرادی اختلافات سے کیا مراد ہے؟ ان کی تعلیمی اہمیت بیان کریں۔

جواب۔

انفرادی اختلافات: دنیا میں کوئی شخص بھی دوسرے کی مانند نہیں ہوسکتا۔قدرت نے ہر شخص کو دوسرے سے منفرد بنایا ہے۔جڑواں بچے جن کی وراثت ایک ہی نطفے سے قرار پائی ہے بیشک دیکھنے میں ایک جیسے ہی کیوں نہ ہوں لیکن عادات واطوار یا شخصیت کے لحاظ سے ایک جیسے نہیں ہو سکتے۔وراثت اور ماحول کی مخصوص وجوہات کی بنا پر ہر فرد دوسرے سے مختلف ہے۔دوسرے الفاظ میں وہ منفرد یا غیر معمولی فطرت کے عام بچوں سے واضح طور پر مختلف نظر آتے ہیں۔

غیر معمولی فطرت کے بچے اور ان کی تعلیم:۔ غیر معمولی فطرت کے بچے جسمانی ،جذباتی ،معاشرتی اور ذہنی اعتبار سے منفرد ہوتے ہیں۔ان میں یہ خوبیاں یا خامیاں انتہا پر ہوتی ہے جس کی بنا پر ان کے لیے مخصوص توجہ اور طریقہ تعلیم کے ساتھ ساتھ منفرد ماحول اور مہیجات کی ضرورت ہوتی ہے۔چنانچہ جوں ہی والدین کو ان کی مخصوص فطرت کا پتہ چلے۔ان کی گھر میں مناسب دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ اسکول میں اساتذہ کو مطلع کر کے ان کا تعاون حاصل کرنا چاہیے۔

انفرادی اختلافات اور ان کی تعلیمی اہمیت:

قدرت نے ہر شخص کو دوسرے سے منفرد بنایا ہے۔وراثت اور ماحول کی مخصوص وجوہات کی بناء پر ہر فرد دوسرے سے مختلف ہے۔اسی طرح تعلیمی اور نفسیاتی نقطہ نظر سے بھی بچوں کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں۔ویسے تو انسانوں کی انفرادیت ہر صورت میں علیحدہ ہوتی ہے۔مگر چند غیر معمولی فطرت کے بچوں کا جائزہ درج ذیل ہے۔

غیر معمولی فطرت کے بچے اور ان کی تعلیم:

بچوں کے والدین اور اساتذہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ غیر معمولی فطرت کے بچوں کی خصوصی خوبیوں کو مدنظر رکھ کر ان کو مناسب ماحول اور تعلیم دیں۔اگر بچوں کی فطرت کو نظر انداز کر کے ان پر تعلیم کا بوجھ ڈالا جائے گا تو وہ نفسیاتی مسائل سے دوچار ہو کر معاشرے کے لیے غیر سود مند ہوں گے۔لہذا والدین اور اساتذہ کو ان کی تفصیلی فطرت کا جائزہ لینا چاہیے۔غیر معمولی فطرت کے مالک بچوں میں خوبیاں اور خامیاں انتہا پر ہوتی ہیں۔لہذا ان کے لیے مخصوص ماحول اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

ذہنی طور پر معذور بچے اور ان کی تعلیم:

ذہنی طور پر پست ،خاموش طبع اور اکیلے بیٹھے رہتے ہیں۔عام بچوں کی نسبت ان کے پڑھنے کی رفتار سست ہوتی ہے۔لہذا ان پر زیادہ بوجھ نہیں ڈالنا چاہیے۔انہیں آہستہ آہستہ اور دہرا کر پڑھانا چاہیے۔ان کی ترقی کی رفتار سست ہوتی ہے۔کئی بچے وراثتاً ذہنی لحاظ سے معذور ہوتے ہیں۔اور ان کا علاج ناممکن ہے۔لہذا اساتذہ اور والدین کو چاہیے کہ ان کو سادہ اور عام فہم طریقے سے سمجھائیں اور سختی ،مار پیٹ سے اجتناب کریں۔

ذہین و فطین بچے اور ان کی تعلیم:

ایسے بچے اپنی ذہانت کی وجہ سے دوسروں پر چھا جاتے ہیں۔ان میں مستقل مزاجی اور دیگر تخلیقی صلاحیتیں عام بچوں سے زیادہ ہوتی ہیں۔وہ غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔لہذا یہ ضروری ہے کہ ان کی معلومات و دلچسپیوں کا دائرہ وسیع کر کے ان کو خوشگوار ماحول فراہم کیا جائے۔غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینے اور کھیلوں میں مقابلہ بازی کی عادت ڈالی جائے تو ایسے بچے ممتاز شخصیت کے مالک بن جاتے ہیں۔

جسمانی طور پر معذور بچے اور ان کی تعلیم:

ہماری موجودہ آبادی میں تقریباً چودہ لاکھ معذور ہیں۔ان کو لاچار سمجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔لہذا ان میں جو فطری صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں وہ ابھر نہیں پاتیں۔جہاں تک بچوں اور ان کی اقسام کا تعلق ہے ان میں نابینا ،اپاہج ،ناقص بینائی والے ،بہرے ،گونگے بچے شامل ہیں۔معذور بچے ذہانت اور سوچ کی صلاحیت رکھتے ہیں۔اس لیے ان کو معذور اعضائے خمسہ کے علاوہ دیگر اعضائے حواس سے بھی تعلیم دی جا سکتی ہے۔مثلاً اگر بینائی نہیں ہے تو آپ چھونے اور سونگھنے کی حس سے ان کو تعلیم دیں۔اگر ایسے بچوں کی مدد کی جائے ،تو ان کو مفید اور کار آمد شہری بنایا جا سکتا ہے۔

مضطرب بچے اور ان کی تعلیم:

بعض اوقات اضطراب اور ہیجانی کیفیت کی بدولت بچے جسمانی بیماریوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ایسے بچے پریشان اور تھکے نظر آتے ہیں۔بعض بچے موروثی طور پر حساس ہوتے ہیں۔اور دوسروں سے گہرا اثر لیتے ہیں۔اکثر ایسے بچے پریشان اور تھکے ہوئے نظر آتے ہیں۔وہ کھیل کود میں دلچسپی نہیں لیتے۔اور سکول اور محلے کے ماحول کو زہر آلود کر دیتے ہیں۔بعض اوقات وہ پیار نہ ملنے کی وجہ سے وہ دوسروں سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔وہ سکول اور پڑھائی میں کم

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی ،پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اختلافی مشقوں کے لیے آئیڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

03345504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس ،پروپوزل ،پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایم ایل ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دلچسپی لیتے ہیں۔عموماًوہ ناخوش رہنے کی وجہ سے نئے نئے مسائل کھڑے کرتے ہیں۔اگر والدین گھر کے ماحول میں بچے کے لیے دلچسپی پیدا کریں تو وہ اضطراب کا شکار نہ ہوگا۔بچے کو کھیلنے کودنے اور اظہارِ خیال کرنے کا موقع دیں، بچے کی رائے اور اس کی انا کا خصوصی خیال رکھا جائے۔خوشی اور غمی اور تفریح کے معاملات میں ایسے بچوں رائے کو اہمیت دیں۔کیونکہ اسی صورت میں وہ بہتر کارکردگی اور احساس ذمہ داری کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔بچے پر نہ تو بے جا سختی کی جائے اور نہ ہی اتنا ڈھیلا اس کو چھوڑا جائے کہ وہ بالکل لاپرواہ ہو جائے۔بچوں کی عمر اور ذہن کیمطابق ان سے توقعات رکھی جائیں۔کیونکہ اسی صورت میں وہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرسکیں گے۔

فطری عمل۔

بعض اوقات پیار نہ پا کر وہ دوسروں سے اپنی نفرت کو اس حد تک بڑھا لیتے ہیں کہ بات بات پر جھگڑا کرنا،تو تو میں میں کرنا،تشدد آمیز کام کرنا،ان کے لیے سکون وراحت کا باعث ہوتا ہے۔ایسے بچے بڑے ہو کر جرائم پیشہ بن جاتے ہیں۔ان کو سماج دشمن حرکات مس توڑ پھوڑ کرنے، بڑوں کا مقابلہ کرنے اور خلافِ قانون سرگرمیوں میں لذت حاصل ہوتی ہے۔عموماًیہ مضطرب بچے کھیل کود،لڑائی اور مار کٹائی کے شوقین ہوتے ہین۔تشدد آمیز واقعات یا جنگ وجدال کے حالات،تشدد آمیز فلمیں اور کہانیاں وغیرہ پڑھ کر اپنے اوپر جنونی کیفیت بھی پیدا کر لیتے ہیں۔والدین کو چاہیے کہ وہ وقت نکال کر اپنے بچوں کو ضرور راہنمائی کے لیے انہیں اصول وضوابط سمجھا کر دنیا کی پیچیدگیوں سے آگاہ کریں۔ان کے الفاظ وخیالات کو سن کر انہیں مت نئے انداز وخیالات سے روشناس کرائیں۔اچھے کردار وعادات کے لیے مستقل اور باقاعدہ تربیت جاری رکھیں۔خوشی،غم،تقریبات اور خرید وفروخت کے معاملات میں انہیں اہمیت دیں۔ان کے خیالات کو سنیں اور مختلف معاملات کے سلجھانے میں ان کا تعاون حاصل کریں۔ان کی رپورٹ وخیالات میں اپنے بچپن کے واقعات اور موجودہ تجربات ان سے بیان کریں۔مطالعہ کے دوران ان کی وقتاً فوقتاً راہنمائی کریں اور اساتذہ سے کم از کم مدد سے میں ایک دو بار جا کر ان کی کارکردگی کا جائزہ لیں۔بچے پر نہ تو سخت بوجھ ڈالیں کہ وہ تعلیم وذمہ داری سے متنفر ہو کر راہ فرار اختیار کر لے اور نہ ہی اتنا ڈھیلا چھوڑ دیں کہ وہ بے فکر ہو کر لاپرواہی کا شکار ہو جائے بچوں کے ذہن اور عمر کے مطابق ان سے توقعات رکھیں۔کیونکہ صرف اسی صورت میں وہ بہتر کارکردگی اور احساس ذمہ داری کا ثبوت دیں سکیں گے۔

سوال نمبر 3 تعلیم کا مفہوم بیان کریں نیز تعلم کے قوانین بیان کریں۔

جواب۔

تجربے اور تربیت سے انسانی فکر وکردار میں مختلف النوع تغیرات رونما ہوتے ہیں۔یہ تغیرات انسان میں عادات واطوار، رجحانات، مہارت وکمال، علم وہنر، سمجھ بوجھ اور بصیرت وغیرہ کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ان تغیرات کے پیدا ہونے کے عمل کو تعلم کہتے ہیں۔

تعلم نہ صرف تغیر یا تبدیلی کا رونما ہونا ہی ہوتا ہے بلکہ یہ سیکھے ہوئے مواد کو روزمرہ زندگی میں استعمال کرنے کا نام بھی ہے۔مثال کے طور پر ایک بچہ دوڑا جاتا ہے اور گرم پانی کی کیتلی کو چھو لیتا ہے۔اس صورت میں اس کا ہاتھ جل جاتا ہے۔اس کو تکلیف محسوس ہوتی ہے وہ اس کے بعد اس کو ہاتھ نہیں لگائے گا۔بلکہ اس سے دور ہی رہے گا۔اس میں یہ تبدیلی اصل میں اس کے تجربے کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ایسی تبدیلی جو کسی تجربے کے نتیجہ میں افراد میں پیدا ہو تعلم یا آموزش کہلاتی ہے۔

تعلم کے ذریعے بچے کا رجحان اور اس کو پڑھانے کے طریقوں کے متعلق بہتری لائی جاتی ہے بچوں کی صحیح نشو ونما تربیت کا عمل پروان چڑھتا ہے۔جان لاک کا خیال ہے کہ بچوں کا ذہن سلیٹ کی طرح صاف ہوتا ہے مگر بعض کہتے ہیں کہ ہر بچہ فطری طور پر خود خصائص لئے ہوتا ہے انسان میں سیکھنے کیلئے منفی اور مثبت خوبیاں موجود ہوتیں ہیں لہذا اس کو اپنی مرضی کے تحت استعمال میں لاتا ہے۔

تعلم ایک حرکی عمل ہے۔مثال کے طور پر چوہوں کو خوراک دینی ہو اور خوراک کو ایک طرف جانے کے راستے ٹیڑھے اور تنگ کر دئے جاتے ہیں تو وہ خوراک تک پہنچنے کے لیے کوئی نہ کوئی راستہ بنا لیتے ہیں۔اسی طرح انسان اپنے آپ کو ماحول اور ہر خطرے سے نپٹنے کی صلاحیت اپنی حرکات میں تبدیلی کے باعث کر لیتا ہے۔یہ ایک مسلسل عمل ہے حالانکہ انسان کی نیند میں بھی یہ عمل انسان کو نہیں چھوڑتا۔انسان کا ذہن ہر وقت کسی نہ کسی سرگرمی میں دلچسپی اور سیکھنے میں الجھا رہتا ہے۔تعلم تدریجی عمل بھی ہے ماں کے پیٹ سے کوئی بھی سیکھ کر اس دنیا میں نہیں آتا انسان عمر کے لحاظ سے اور ذہنی نشو ونما جو آہستہ آہستہ ذہن کو پختہ کرتی ہے اس کی مدد سے سیکھتا ہے تعلم بامقصد عمل ہے یہ محض ایک بیکار عمل نہیں ہے اور نہ ہی اس کا مطلب روزمرہ عام عادات کا سیکھنا ہے۔شعوری عمل کے طور پر بھی اس کو لیتے ہیں جتنے بھی قانون یا بات کے عوامل ہیں ان کو ترتیب سے پرکھنا تاکہ اس کے نتائج سے پہلے آگاہی حاصل کر لی جائے۔تاکہ مستقبل میں کوئی نقصان نہ اٹھانا نہ پڑے۔عمل بالیدگی سے ذہن میں تازگی جذبات میں پختگی اور رویہ میں سنجیدگی آتی ہے۔لہذا مکمل تعمیری مناسب ذہنی نشو ونما کا نام بالیدگی ہے یہ ساری باتیں تعلم کی اہمیت کو واضح کرتی ہیں۔

تعلم کے مختلف عناصر: جس طرح ایک پودے کی نشو ونماء پر مختلف عوامل مثلاً مخصوص زمین، آب وہوا اور دیکھ بھال اثر انداز ہوتے ہیں۔اس طرح تعلم پر بھی بہت سے عناصر انداز ہوتے ہیں۔اور ان کو موجودگی سے تعلم کی اثر پذیری کم یا زیادہ ہو جاتی ہے۔ایک استاد کے لیے اپنی تدریس کے دوران میں ان عوامل کا پیش نظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

خصوصیات وقوانین۔

تھارن ڈائیک نے اپنے نظریہ تعلم کے ماتحت تین قوانین یا اصول بنائے ہیں ان کو ہم تعلم یا آموزش کے قوانین کے نام سے یاد کرتے ہیں۔اکثر ماہرین نفسیات نے اس کے مقرر کردہ قوانین کی تائید کی ہے اورانہیں آموزش کے عمل میں معاون قرار دیا ہے۔ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ قانون آمادگی: قانون آمادگی سے مراد یہ ہے کہ بغیر آمادگی یا ترغیب کے آموزش کا عمل ممکن نہیں ہوتا۔ہم کسی شے کو سیکھنے کیلئے صرف اسی وقت کوشش کریں گے جب ہم اس کیلئے پورے طور پر آمادہ ہوتے ہیں ہم بچوں کو نئے سبق کے مطالعے کیلئے مختلف طریقوں سے آمادہ کرتے ہیں۔مثلاً دلچسپ تمہیدی سوالات اوراس کی دلچسپی کا سامان موجود ہے یا کوئی مقصد ہے تو وہ اس کیلئے آمادہ ہوگا،ورنہ وہ اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دے گا اور کوئی تعلم وقوع پذیر نہیں ہوگا۔

2۔ **قانون مشق:** یہ قانون اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ مشق آدمی کو ماہر بناتی ہے۔اگر کسی چیز کی تکرار یا مشق کی جائے تو وہ چیز جلد سیکھ لی جاتی ہے اوراس کے اثرات پائیدار ہوتے جاتے ہیں مثلاً اگر ہم ٹائپنگ مشین کی مشق برابر جاری رکھیں گے تو ٹائپنگ کی رفتار بڑھ جاتی ہے اور پختگی بھی پیدا ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ حساب میں نیا قاعدہ سیکھنے کے بعد اس کی پختگی کیلئے مشق کی جاتی ہے۔اس طرح املا کی غلطیوں کی مسلسل مشق کی جاتی ہے۔لہٰذا اس قانون کے ماتحت بچوں کو کام میں مصروف رکھا جائے اوران کو گھر کا کام باقاعدگی سے دیا جائے تا کہ بچے ان مضامین میں پختگی حاصل کر سکیں۔

3۔ **قانون تاثیر:** اس قانون کا مدعا یہ ہے کہ اگر کسی خاص فعالیت کے انجام دینے سے تسکین اور راحت میسر ہو تا وہ فعالیت زیادہ اور جلد مستحکم ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے۔لیکن کوئی فعالیت ناگوار اثرات کی حامل ہو تو اس جواب نکال لیتا ہے تو وہ خوشی سے مزید سوالات بھی حل کرتا جاتا ہے۔اگر اس کا جواب درست نہ ہو تو وہ مایوس ہو کر مزید سوالات حل کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ہر سیکھنے والے پر کامیابی اور ناکامی کا گہرا اثر ہوتا ہے۔جانوروں پر تجربات کر کے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ قانون تاثیر کو تعلم میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔استاد کو چاہئے کہ غلط یا صحیح کارکردگی کی صورت میں طلبہ کیلئے ستائش یا سرزنش جیسی ٹیکنیکوں کا موزوں طریقے سے استعمال کرے تا کہ قانون تاثیر کے مطابق ان میں تعلم کو بہتر سے بہتر بنایا جا سکے۔

علم پر اثر انداز ہونے والے عوامل: جس طرح ایک پودے کی نشوونما پر مختلف عوامل مثلاً مخصوص زمین،آب وہوا اور دیکھ بھال اثر انداز ہوتے ہیں۔اس طرح تعلم پر بھی بہت سے عناثر انداز ہوتے ہیں۔اوران کو موجودگی سے تعلم کی اثر پزیری کم یا زیادہ ہو جاتی ہے۔ایک استاد کے لیے اپنی تدریس کے دوران میں ان عوامل کا پیش نظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔

آمادگی: کسی چیز کی خواہش،ضرورت اور آمادگی اسے حاصل کرنے میں بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔تعلم میں بھی آمادگی یا مقصد کے حصول کی خواہش کا ہونا لازمی ہے۔بچہ جب تک ذہنی اور جسمانی طور پر کسی کام کو سیکھنے کے لیے آمادہ نہ ہو اسے کچھ سکھانا مشکل اور بے سود ہوتا ہے۔آمادگی میں جسمانی پختگی،ذہنی تیاری یا سیکھنے کی صلاحیت،ماضی کے تجربات اور سیکھنے کی خواہش وغیرہ شامل ہیں۔استاد کھیل کود،سمعی وبصری معاونات کے استعمال اور ذاتی تحریک کے ذریعے سے بچوں میں سیکھنے کی خواہش پیدا کر سکتا ہے۔آمادگی جبر وتشدد سے نہیں بلکہ پیار،محبت سے پیدا کی جانی چاہئے۔

تحریک:

کسی چیز کو حاصل کرنے کیلیے خواہش اور محنت لازم ملزوم ہیں۔اسی خواہش کے زیر اثر ہمارے اندر تحریک پیدا ہوتی ہے۔جب تک وہ چیزیں حاصل نہ ہوں۔ہم آرام وچین سے نہیں بیٹھتے۔تعلم میں ضرورت یا مقصد کی موجودگی اشد ضروری ہے۔اس کے بغیر اساتذہ کے لیے طلبہ کو تعلم کی طرف متوجہ رکھنا مشکل ہے۔چونکہ تحریک کی ابتداء احتیاجات یا ضرورت سے ہوتی ہے۔اسلئے مدرس کو بچے کی احتیاجات یا ضرورت کی نشاندہی کی طرف پوری توجہ دینی چاہئے اور پھر ان کی روشنی میں طلبہ میں تعلم کے لیے تحریک پیدا کرنا چاہئے۔اس کے علاوہ انعام،گروہی مقابلے،نتائج کا علم،مناسب رہنمائی اور مدرسے کا خوشگوار ماحول بچوں کی سیکھنے کی خواہش میں تحریک پیدا کرتے ہیں۔

دلچسپی:

کوئی کام اس وقت شوق اور انہماک سے کیا جاتا ہے جب اس سے کرنے والے کو خوشی حاصل ہو۔مدرس بچوں کو ان مختلف دلچسپیوں اور مشاغل کو درس وتدریس کے دوران میں استعمال کر کے اسباق کو دلچسپ،آسان اور مربوط انداز میں پیش کرنے کیلئے سمعی وبصری معاونات کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا چاہیئے۔اس کو تدریس کے دوران بچوں کے سوالات کے جوابات فراخدلی سے دینے چاہئیں۔بچوں کیلئے درسی سہولتوں کے علاوہ تفریحی مشاغل کا بھی اہتمام ضروری ہے۔تا کہ کسی نہ کسی طریقے سے تعلیم وتدریس میں ان کی دلچسپی جاری رہے۔

توجہ:

احاطہ شعور میں سے چند اشیاء کو منتخب کر کے واضح شعور میں لانے کا نام توجہ ہے۔تعلم میں توجہ کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔جب کوئی بچہ کسی کام کو زیادہ دیر تک انہماک اور شوق سے کرتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ وہ توجہ دے رہا ہے۔توجہ ان کاموں میں قائم رہتی ہے جن میں دلچسپی،تنوع اور معنی موجود ہوں۔بچوں کی توجہ قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ سبق کے دوران ایسی مثالیں دی جائیں جو بچوں کی دلچسپی اور ذہنی سطح کے مطابق ہوں۔کام میں دلچسپی اور نیا پن تدریس کے لیے طریقوں کو استعمال کر کے پیدا کرنا چاہئے۔استاد کا ذاتی رویہ،سمعی وبصری معاونات کا استعمال اور بچوں کی عملی زندگی سے مثالیں توجہ پیدا کرنے میں اہم کردار

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس،پروپوزل،پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے،ایم ایس سی،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک،ایف اے،آئی کام،بی اے،بی کام،بی ایڈ،بی ایس،ایم اے،ایم ایڈ،ایم ایس سی،پی ایچ ڈی ایف اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

ادا کرتے ہیں۔

جذبات:

تعلم کے ساتھ بچے کی جذباتی صحت کا بہت گہرا تعلق ہے۔عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ والدین اور اساتذہ بچوں کی زندگی کو اہمیت محسوس نہیں کرتے۔جس سے ان کے جذبات بری طرح مجروح ہوتے ہیں۔اور وہ اضطراب اور کھچاؤ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔یہ پریشانیاں اور الجھنیں بچوں کی تعلیمی رفتار پر بری طرح اثر انداز ہوتی ہیں۔اور وہ تعلیم کے ساتھ تمام دلچسپیاں کھو بیٹھتے ہیں۔اس لیے والدین اور اساتذہ کو چاہئے کہ وہ بچوں کی جذباتی صحت کا پورا پورا خیال رکھیں۔ان میں خود اعتمادی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور ان کو ایسے کام دیں جوان کی استعداد کے مطابق ہوں۔ان کی جذباتی نشوونما جاری رہے۔اور تعلم پر خوشگوار اثرات مرتب ہوتے رہیں۔

ذہانت:

بظاہر ہم سب شکل وصورت کے لحاظ سے ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔لیکن ذہانت یا کارکردگی کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں مثال کے طور پر جماعت میں کوئی بچہ اول،کوئی دوام،کوئی سوم آتا ہے۔کچھ بچے ایسے بھی ہوتے ہیں جو بڑی کوشش کے بعد ناکام رہتے ہیں۔اساتذہ کو چاہیئے کہ وہ بچوں کا بغور مشاہدہ اور معائنہ کرکے ذہانت اور ذہنی پختگی کے اعتبار سے بچوں کی فریق بندی کریں تاکہ کم وبیش ایک جیسی ذہانت کے بچوں کو استاد ان کی ذہانت کے معیار کے مطابق پڑھانے کا اہتمام کرے۔

7-تکان اور بوریت:

تکان اور بوریت دونوں سبق میں طلبہ کی دلچسپی پر بہت اثر انداز ہوتے ہیں۔تکان کی وجہ سے ذہنی وجسمانی صلاحیتوں میں کمی آجاتی ہے۔اور بوریت کسی کام سے نفرت کا احساس پیدا کرتی ہے۔لہٰذا اساتذہ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ طلبہ تکان اور بوریت کا شکار نہ ہوں تاکہ وہ اسباق میں دلچسپی لے کر ان سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکیں۔

پیشہ ورانہ رجحان اور خصوصی استعداد:

خصوصی استعداد سے مراد وہ صلاحیت ہے جو تمام انسانوں میں مختلف درجات تک موجود ہوتی ہے۔یہ کسی شخص کے کسی خاص کام،علم یا مخصوص شعبے میں مہارت اور رجحان کو ظاہر کرتی ہے۔لہٰذا اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ معیاری آزمائشوں کی روش میں یا بچوں سے گفتگو کرکے وہ ان کی تعلیمی کارکردگی اور دلچسپی کے ذریعے سے ان کے پیشہ ورانہ رجحان کا پتہ کرائیں۔مضامین کے انتخاب میں مدد دی جائے تاکہ بہتر تعلم کی راہ ہموار ہو سکے۔

رویہ یا ذہنی طرز عمل:

نقطہ نگاہ یا کسی چیز کو پسند اور ناپسند کرنے کا نام رویہ ہے کسی خاص شخص یا خیال سے ہمارا خاص طرز سے پیش آنا ہمارے رویے کی نشاندہی کرتا ہے رویہ اور انداز فکر وعمل بھی تعلم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ بچے ہر کام میں بڑوں کی تقلید کرتے ہیں اور وہی عادات اور رویے اپناتے ہیں جن کا وقتاً فوقتاً ان کے والدین اظہار کرتے ہیں۔اس لیے والدین اور اساتذہ کو چاہیئے کہ وہ اعلیٰ وارفع کردار کا مظاہرہ کریں۔اور اپنے اندر پسندیدہ عادات واطوار پیدا کریں تاکہ بچے بھی اعلیٰ اور پسندیدہ اوصاف کے مالک بن جائیں۔اس طرح وہ معاشرتی طور پر پسندیدہ عادات واطوار اور اوصاف حمیدہ اور دیگر خوبیوں کا تعلیم کر سکیں گے۔

مشق:

کسی نئی چیز کا سیکھنے،ذہن نشین میں محفوظ کرنے اور پھر بوقت ضرورت اس واقفیت یا مہارت کو روزمرہ زندگی میں استعمال کرنے کے لیے ہمیں اس کام کو بار بار دہرانا پڑتا ہے املا سیکھنے کے لیے سینکڑوں بار تختی لکھنا پڑتی ہے۔اس طرح سائیکل چلانے کے لیے بھی مشق لازمی ہے۔حساب میں ہر نیا قاعدہ سیکھنے کے بعد اس میں مشق کرائی جاتی ہے۔لیکن بغیر سمجھے مشق بے معنی اور بے سود ہوتی ہے۔کچھ افعال اور مضامین بغیر دقت اور کم دقت سے ہی مشق سے ہی ازبر ہو جاتے ہیں۔لیکن بعض مضامین بار بار دہرانے کے بعد بھی مشکل سے حافظے میں محفوظ ہوتے ہیں۔اس لیے اساتذہ کرام کو چاہیئے کہ وہ طلبہ کو مختلف قسم کی مہارتیں اور تصورات سکھاتے وقت ان کی مناسب مشق کا ضرور اہتمام کرتے رہیں تاکہ موثر اور پائدار تعلم ہو سکے۔

نشوونماء کے مدارج:

تعلم اور نشوونماء کا گہرا تعلق ہے۔بعض مہارتیں عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ خود بخود آجاتی ہیں۔اور مخصوص عمر سے پہلے سکھانے میں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔اس لیے تعلیم وتدریس کے عمل میں اساتذہ بچوں کی نشوونماء کے مختلف مدارج اور ان کی خصوصیات کو اپنے پیش نظر رکھیں۔اور ان کے سپرد ایسے کام کریں جوان کی نشوونماء اور ان کی صلاحیتوں کے مطابق ہوں تاکہ ان کے تعلم پر خوشگوار اثرات مرتب ہو سکیں۔

جزاوسزا:-

انعامات بچپن کے لیے ایک عمدہ ترغیب ہیں۔ہم دیکھتے ہیں کہ جب سال کے آخر میں جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر بہترین کھلاڑی،بہترین مقرر اور بہترین طلبہ کو

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس،پروپوزل،پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

انعامات دیے جاتے ہیں تو نہ صرف انعامات حاصل کرنے والا طالب علم بلکہ اس کے والدین، اساتذہ اور دوست احباب بھی خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔ اس عزت افزائی کی وجہ سے بچے میں تعلیم سے رغبت پیدا ہوتی ہے۔ بعض اساتذہ سزا کا خوف دلا کر بچوں سے کام لیتے ہیں۔ تھوڑے عرصے تک تو بچے خوف سے کام کریں گے لیکن آخر کار وہ ڈھیٹ بن جائیں گے۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ اساتذہ ان تمام عوامل کو اپنے ذہن میں رکھتے ہوئے جزا و سزا کا مناسب اور محفوظ طریقے سے استعمال کریں تاکہ اس سے تعلیم میں بھرپور مدد مل سکے۔

سوال نمبر 4 شخصیت کی جامع تعریف کریں۔ شخصیت کی پیمائش کے لیے کون سے طریقے رائج ہیں؟

جواب:

شخصیت کے مفہوم سے مراد: شخصیت بہت عام لفظ ہے جو عام طور پر اس تاثر کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے جو ایک فرد دوسرے فرد یا افراد سے متعلق قائم کرتا ہے۔ لیکن درحقیقت لفظ شخصیت کی اصل ماہیت کو سمجھنا اور اس کی جامع تعریف کرنا بہت مشکل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ شخصیت انسان کی پوری زندگی پر حاوی ہوتی ہے۔ اس کی ظاہری اور باطنی اعمال کی آئینہ دار اور اس کی خوبیوں اور خامیوں کی مکمل تصویر ہوتی ہے۔

شخصیت انگریزی لفظ (Personality) کا ہم معنی ہے یہ انگریزی لاطینی لفظ (Persona) سے مشتق ہے۔ جس کی معانی نقاب کے ہیں۔ وہ نقاب جو اس زمانے میں اداکار پہن کر سٹیج پر اپنا مخصوص کردار ادا کرتے تھے۔ اس اعتبار سے شخصیت سے مراد ہمارا وہ خاص انداز اور ہمارے کردار کا مجموع اور تمام ذہنی وجسمانی اوصاف کا مرقع ہے۔

☆ **ایک ماہر نفسیات الپورٹ (Allport) کے نزدیک:** ''شخصیت کے معنی سماجی مہیجات کے لیے مخصوص انفرادی جوابات اور ماحول کے سماجی خدوخال سے مطابقت کی صفت ہے۔''

☆ **ایک اور ماہر نفسیات سائمنڈس (Symonds) کے بیان کے مطابق** ''شخصیت زندگی کے مختلف مراحل میں فرد کی چلتی پھرتی تصویر ہے۔''

☆ **ایک امریکی ماہر نفسیات گیرٹ (Garrett) کے مطابق** ''شخصیت سے مراد سیرتی اوصاف کی وہ تنظیم ہے جس سے کسی فرد کی وضاحت ہوتی ہے۔''

☆ **ایک اور مشہور مصنف ہلگارڈ (Hilgard) کے بیان کے مطابق** ''شخصیت سے مراد وہ انفرادی خصوصیات اور کرداری طریقے ہیں جو اپنی منظّم شکل میں فرد اور ماحول کی منفرد مطابقت کی آئینہ دار ہیں۔''

☆ **وڈورتھ (Wood Worth) کے نزدیک** ''شخصیت ہمارے اوصاف کی کلی تنظیم ہے۔''

☆ **فرائڈ کے خیال میں شخصیت کی بنیاد لاذات (ذات انا) اور فوق انا پر ہے۔**

شخصیت کا بنیادی مفہوم انفرادیت سے عبارت ہے ایک ہی والدین کی اولاد، یکساں ماحول میں پرورش پانے کے باوجود ایک دوسرے سے منفرد ہوتی ہے۔ ہر شخص ایک واضح اور جداگانہ شخصیت کا حامل ہوتا ہے۔ یہ یکتائی اور انفرادیت ہی اسے فرد بناتی ہے وہ وراثت اور ماحول سے اپنی بساط کے مطابق اپنا حصہ لیتا ہے لیکن اس ذاتی تجربہ، مشاہدہ، علم اور احساس اس کی اپنے منفرد انداز میں پرورش کرتا ہے۔

شخصیت فرد کی ذات سے وابستہ ہوتی ہے۔ تبدیلیوں کے باوجود اس میں ایک تسلسل پایا جاتا ہے۔ یہی تسلسل اس کی پہچان ہے۔ والدین اور اساتذہ اپنی تعلیم و تربیت سے جس شخصیت کی بنیاد زندگی کے ابتدائی سالوں میں رکھ دیتے ہیں ان کی روشنی ہی میں زندگی کا آئندہ لائحہ عمل، انداز فکر اور دوسرے پہلو پروان چڑھتے ہیں ان سے بالکل انحراف ممکن نہیں البتہ اس میں کس حد تک تبدیلی ممکن ہے۔ مثلاً کوئی غلط صحبت کے سبب برائی میں ملوث ہو گیا لیکن پھر اس روش سے لوٹ آیا۔ یہ واپسی بھی ابتدائی تعلیم و تربیت کی مرہون منت ہے' ماضی کو الگ کر دینا بہت مشکل ہے۔ دراصل شخصیت کی کڑیاں ماضی اور حال میں اس طرح پیوست ہیں کہ انہی سے مستقبل کا تصور ابھرتا ہے۔ زندگی کے نشیب و فراز اور اہم موڑ شخصیت کے لئے سنگ میل ثابت ہو سکتے ہیں لیکن ان کا تسلسل اور انفرادیت بہر حال قائم رہتا ہے۔ غرض شخصیت فرد کی نفسیاتی تعمیر ہے جو ذہنی وجسمانی، اخلاق و معاشرتی اوصاف کا عمدہ امتزاج ہے۔ ان اوصاف کی وحدت، تنظیم تسلسل اور انفرادیت ہی شخصیت کی قسم متعین کرتی ہے۔

شخصیت کی ناقص تعمیر کی وجوہات: انسانی زندگی میں ابتدائی بچپن کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ آئندہ زندگی کی مسرت و کامیابی کا انحصار انہی واقعات اور تجربات پر ہے۔ اگر اوائل عمر میں بہتر تعلیم و تربیت میسر آ جائے، خوشگوار ماحول اور سیر و تفریح کی بہتر سہولیات میسر ہوں تو آئندہ زندگی میں خوشی اور کامیابی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر ابتدائی سالوں میں ناقص کرداری نمونے ملیں گھر اور مدرسے کا ماحول ناخوشگوار ہو تو شخصی تعمیر کے مواقع گھٹ جاتے ہیں۔ چند عناصر کا ذکر مندرجہ ذیل ہے۔ جو کہ ناقص شخصی تعمیر کا موجب بنتے ہیں۔

1- محبت سے محرومی: وہ بچہ جس کو گھر پر والدین کی معقول محبت میسر آ جائے ان جذبوں کو سمجھنے اور اپنانے میں کامیاب ہو جاتا ہے اس کے برعکس جو بچہ والدین کی شفقت سے محروم ہو وہ محبت کے لطیف جذبے کو سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔ گھر کی اضطراب انگیز فضا بچے کو ذہنی مریض بنا دیتی ہے۔ والدین کے باہمی جھگڑے،

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں
میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں
ساجد علی 03455045451 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

گالی گلوچ، مار پیٹ، اخلاقی قدروں کی پامالی، عدم تحفظ کا احساس اس کو اپنی نظر میں کمتر بنا دیتی ہے۔ محبت سے محرومی کے سلسلے میں یہ امر ضروری ہے کہ پتا چلے کہ بچے والدین میں سے کسی ایک ہستی کی محبت سے محروم ہیں یا دونوں کے التفات سے محروم ہیں۔ اگر ایک ہستی محبت کرنے والی ہے تو کس حد تک مشفق ہے۔

2- بے جا تحفظ: والدین خصوصاً ماں کی بے حد محبت بچے کا حد سے زیادہ خیال اور حفاظتی تدابیر مثبت شخصی تعمیر میں بہت رکاوٹ ثابت ہوتی ہیں۔ سردی و گرمی کے اعتبار سے بچے کے کپڑوں کا خیال۔ دواؤں اور غذاؤں کا پرہیز، سردی گرمی سے بچاؤ۔ سالوں کے اعتبار سے بچے کو پاس سلانا جو کہ بچے کے جذبہ خود مختاری کی نفی کرتے ہیں۔ اس طرح بچے کو زندگی قریب سے دیکھنے اور برتنے کا موقع نہیں ملتا۔

3- بے جا محبت (Over indulgence): والدین یا اہل خانہ کی حد درجہ محبت، لاڈ اور بچے کے ناز نخرے برداشت کرنے کی عادت بھی بچے کی شخصیت کو مریض اور نا اہل بنا دیتی ہے۔ محبت سے محروم بچہ صحت مند انسانی تعلقات میں گرم جوشی سے حصہ نہیں لیتا۔ لیکن اس کے برعکس لاڈلے بچے جلدی تعلقات استوار کر لیتے ہیں اور ان کو اپنے مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ گویا ان کی محبت دوستی اور گرمجوشی کسی خاص مقصد کے حصول تک باقی رہتی ہے۔ بگڑا ہوا بچہ باغی ہوتا ہے۔ وہ دور اندیش نہیں ہوتا اور نہ اتنا صبر کر سکتا ہے کہ حال کی تلخیاں برداشت کر کے مستقبل کے فائدے حاصل کر سکے، وہ بوکھلا اٹھتا ہے۔

4- والدین کی بچوں سے بلند توقعات کی وابستگی: شخصیت کی ناقص تعمیر میں وہ اعلیٰ توقعات بھی شامل ہیں جو کہ والدین اپنے بچوں سے وابستہ کر لیتے ہیں۔ ان مقاصد کو حاصل نہ کرنے کی صورت میں بچہ خود اپنی نظر میں گر کر اپنے آپ کو مجرم تصور کرنے لگتا ہے۔ اگر بچہ C گریڈ سے B گریڈ لیتا ہے تو والدین خوش ہونے کی بجائے اس کو رغبت دلاتے ہیں کہ A گریڈ حاصل کرو۔ والدین کے لیے بچے کی فطری استعداد کا احترام کا نا لازمی ہے۔

5- بے لچک اور غیر اخلاقی معیار: بعض دفعہ والدین لاشعوری طور پر اپنی کوتاہیوں کا بدلہ لینے کے لیے ایسا اخلاقی معیار وضع کر دیتے ہیں جو کہ بچے میں شخصی تعمیر کی بجائے تخریب کا سبب بن جاتا ہے۔ بچہ شدید ذہنی اور جذباتی گھٹن کا شکار ہو جاتا ہے۔ معمولی باتوں کو گناہ کا سبب بنانا، ہر وقت کی نصیحت، سخت، بندشیں اور اخلاقی معیار سے گھبرا کر بچہ بغاوت پر اتر آتا ہے۔

6- ناقص نظم و نسق: نظم و نسق میں اعتدال رکھنا ضروری ہے۔ مدرسے اور گھر کا ناقص ماحول بچوں کی جذباتی صحت برباد کر دیتا ہے۔ عموماً بگڑے ہوئے، منہ پھٹ اور بے لحاظ بچے ایسے گھروں کی پیداوار ہوتے ہیں جہاں ہر قسم کی کھلی چھٹی ہوتی ہے۔ ناقص نظم و نسق میں وہ ماحول بھی آ جاتا ہے جہاں پر بچوں کو کبھی حد درجہ آزادی دی جاتی ہے اور کبھی کڑی پابندیوں کے تحت رکھا جاتا ہے۔

7- بیگانہ رقابت: جب والدین بچے کو توجہ اور محبت کا اہل نہیں سمجھتے۔ جیسے کہ نوزائیدہ بچے کے آنے سے پہلے خیال کرتے تھے۔ تو بچے میں اس بچے سے حسد کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ رقابت کا ذمہ دار وہ بچہ ہی نہیں بلکہ گھر کے حالات بھی ہوتے ہیں۔ اس طرح بچہ احساس کمتری کا شکار ہو کر گھر سے بھاگ جاتا ہے اور والدین سے انتقام لینے سے بھی گریز نہیں کرتا۔

سوال نمبر 5۔ راہنمائی سے کیا مراد ہے؟ اس کی اہمیت اور سکول میں راہنمائی کے لیے استعمال ہونے والے طریقہ کار بیان کریں۔ (20)

جواب۔

رہنمائی: رہنمائی کے لفظی معنی ہیں "راہ دکھانا" پاکستان میں بسنے والوں کی اکثریت مسلمان ہے۔ ان کا ایک واضح نظریہ حیات ہے ایک مقصد ہے بچے بھی خدا کی امانت ہیں۔ ان کے جسم اور ذہن کی تمام قوتیں اور صلاحیتیں خدا کا زبردست عطیہ ہیں۔ لوگوں سے ان کی عقل کے مطابق بات کرنا عین فطرت ہے۔ بچوں میں انفرادی اختلافات پائے جاتے ہیں، اس لیے بچوں کو رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچے کی اپنی ایک شخصیت ہوتی ہے۔ وہ بے جان چیز نہیں بلکہ قوم اور قدرت کی امانت ہے۔ اس میں صلاحیتیں قدرت نے رکھی ہیں، انہیں نہ بہت اکسائیں اور نہ زیادہ دبا کر خراب کیجئے۔ اس لیے شروع ہی سے اس کی رہنمائی کرنی چاہیے۔ پہلے والدین بچے کی رہنمائی کریں پھر اساتذہ اور آخری وہ خود اپنے ماحول سے رہنمائی حاصل کر کے اپنی زندگی میں مطابقت پیدا کرے۔

رہنمائی سے مراد افراد کے ذاتی، تعلیمی اور معاشی مواقع کو دانشمندانہ طریقے سے استعمال میں لانا ہے۔ یہ ایسی معاونت ہے جو بچے کو اپنے آپ کو اپنے ہم عصروں کو، مدرسے کو اور اپنی تہذیب کو مکمل طور پر سمجھنے میں مدد لیتی ہے۔ جونز کے الفاظ میں رہنمائی سے مراد کسی دوسرے فرد کی اس طرح اعانت کرنا ہے کہ وہ فیصلہ کر سکے کہ وہ کہاں جانا چاہتا ہے اور کس طرح اپنے مقاصد کو حاصل کر سکتا ہے۔ اس سے مدعا ایسے مسائل کا حل بھی ڈھونڈتا ہے جس سے وہ زندگی میں دوچار ہوتا ہے۔

بچہ باپ بننے تک کئی مرحلوں سے گزرتا ہے۔ بچہ پیدا ہوتا ہے تو کچھ ضروریات ساتھ لے کر آتا ہے اور کچھ ضروریات ماحول سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان ضروریات کی تکمیل کے لیے اسے جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ کوشش میں کامیابی سے سکون ملتا ہے، ناکامی سے الجھن پیدا ہوتی ہے اور اس طرح مسائل سامنے آتے ہیں۔ جوں جوں بچہ بڑھتا ہے، ضروریات اور مسائل میں پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعض مسائل کے حل میں اسے کچھ زیادہ ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اسے رہنمائی حاصل کرنے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ یوں تو ابتداء ہی سے بچے کو کسی نہ کسی طرح کی رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن جوں جوں بچہ بڑا ہوتا جاتا ہے، رہنمائی کی نوعیت بدلتی جاتی ہے اور رہنمائی کا کام مشکل سے مشکل ہوتا چلا جاتا ہے۔ زمانہ قدیم میں کچھ تو مشترکہ خاندانی نظام کی وجہ سے اور کچھ ماحول کے زیادہ پیچیدہ نہ ہونے کی وجہ سے رہنمائی کا کام زیادہ مشکل نہ تھا۔ موجودہ دور میں صنعتی انقلاب سے لیکر خلائی دور تک زندگی گزارنے کے انداز بدلے، طور طریقے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے آکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

بدلے، ماحول میں بہت سے نئے عناصر پیدا ہوئے اور طرح طرح کے مسائل سامنے آئے۔ نتیجے کے طور پر رہنمائی کا کام آسان نہیں رہا اور بدلتے ہوئے حالات کے ماتحت رہنمائی کی ضرورت شدت سے محسوس کی جانے لگی ہے۔

مسائل اپنی پیچیدہ گیوں کی بناء پر مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں۔ کچھ کے حل آسان ہوتے ہیں کچھ کے مشکل۔ افراد اپنی صلاحیتوں اور تجربات کی بناء پر ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مسئلہ کسی ایک فرد کے لیے نہایت اہم اور شدید ہوسکتا ہے جبکہ وہی بات کسی دوسرے کے لیے بالکل غیر اہم اور سادہ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ افراد کی زندگی کے مختلف مقاصد ہوتے ہیں۔ ان مقاصد کے لیے ایک سے زیادہ راہیں ہوسکتی ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ فرد اپنے مسائل کا حل خود نہ ڈھونڈ سکے۔ مثلاً بچے کو یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کھلونے کس طرح حاصل کرسکتا ہے۔ طالبعلم مضامین کے انتخاب میں بے بسی محسوس کرتا ہو استاد کو شاگرد کی اہلیت اور قابلیت کا پتہ نہ چلے۔ ملازم رکھنے والے کو فرد سے رہنمائی کی مہارت کا پتہ نہ چل سکے، کاریگر کو اپنے رجحان کا اندازہ نہ ہوسکے۔ ان حالات میں کسی دوسرے فرد سے رہنمائی حاصل کرنے کی ضرورت رہتی ہے۔ یہ رہنمائی عام آدمی سے لے کر ماہر نفسیات تک فراہم کرسکتا ہے۔ رہنمائی کے سلسلے میں ایک بات یہ بھی کہی جاسکتی ہے کہ فرد میں صلاحیتیں تو موجود ہوتی ہیں، صرف انہیں کام میں لانے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ کام کوئی ماہر ہی کرسکتا ہے۔

ایک ماہر نفسیات نے رہنمائی کی تعریف یوں کی ہے کہ ''رہنمائی کسی فرد کی وہ امداد ہے جس میں فرد کو یہ فیصلہ کرنے میں مدد دی جاتی ہے کہ وہ کہاں جانا چاہتا ہے، کیا کرنا چاہتا ہے اور اپنے مقصد کو کس طرح بہتر طریقے سے حاصل کرسکتا ہے۔ یہ اس کے ذاتی مسائل کے حل کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے۔'' اس تعریف سے جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ رہنمائی نہ تو صرف راستہ دکھانے کا نام ہے اور نہ اپنی بات دوسروں پر ٹھونسنے، بلکہ یہ ایک قسم کا دوستانہ مشورہ ہے جو ایک شخص دوسرے کو دیتا ہے۔ رہنمائی فرد کو اس کے مسائل سمجھنے اور ان پر قابو پانے کا اہل بناتی ہے۔ رہنمائی نہ ہونے کے نتیجے میں فرد راستے سے بھٹک سکتا ہے، غلط فیصلے کرسکتا ہے اور عدم مطابقت کا شکار ہوسکتا ہے۔ تعلیم میں رہنمائی دراصل بذات خود ایک تعلیم ہے جو اپنے آپ کو سمجھنے اپنی صلاحیتیں کا شعور کرنے اور پھر ان کو پوری طرح کام لا کر کارآمد شہری بنانے کا نام ہے۔

مشاورت: مشاورت دراصل کسی کو سامنے بٹھا کے، اس کے مسائل کو سمجھ کر مشورہ دینے کا نام ہے۔ رہنمائی میں مشاورت بھی شامل ہے۔ یہ دو افراد کا باہمی رابطہ ہے، براہ راست اور لگاتار گفتگو کا ایک سلسلہ ہے۔ مشاورت ہر وقت اور ہر قسم کے آدمی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ مشاورت کی تین اقسام ہیں:

1۔ پیشہ ورانہ 2۔ تعلیمی 3۔ ذاتی

حقیقت میں تینوں قسمیں ایک ہی عمل کے مختلف پہلو ہیں۔ ذاتی مسائل کو سمجھے بغیر تعلیمی عمل میں رہنمائی نہیں کی جاسکتی اور تعلیمی عمل سے پیشہ وارانہ مشاورت کو جدا نہیں جاسکتا۔ مشاورت دراصل ایک مسلسل عمل ہے۔ ایک موقع پر فرد کی نشو و نما کے لحاظ سے تعلیمی مشاورت سامنے آجاتی ہے، دوسرے موقع پر پیشہ وارانہ اور ان دونوں کے ساتھ ساتھ درمیان میں ذاتی مشاورت اپنا کام کرتی رہتی ہے۔ جب تک کہ فرد چودہ سال کی عمر تک نہیں پہنچتا تعلیمی رہنمائی کی قدم قدم پر ضرورت ہے۔ اس کے بعد پیشہ وارانہ رہنمائی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ صحت مند بچہ صحت مند بالغ کی نشاندہی کرتا ہے۔ ماحول سے سازگار مطابقت رکھنے والے افراد معاشرے کے لیے اور اپنے لیے کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ اس میں گھر، سکول اور سماجی عمل کا عمل دخل ہوتا ہے۔

گھر کے بعد سکول ہی وہ جگہ ہے جہاں سے بچے کو اپنی ذات کا احساس ہوتا ہے جہاں وہ اپنے وجود کو پوری طرح تسلیم کراتا ہے اور اس کے اندر صبر، برداشت، عزت اور انسانیت کا پہلو اجاگر ہوتا ہے۔ یہی ابتدائی تیاری آگے چل کر اس کو معاشرے سے مطابقت پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے۔ تعلیمی عمل میں مشاورت کی بہت اہمیت ہے۔ بچے کی ظاہری حرکات کو اہمیت دینے سے پہلے ان میں چھپی ہوئی معنویت معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جب کوئی بچہ تخریبی عمل اور غیر پسندیدہ حرکات کا اظہار کرتا یا پڑھنے کے عمل پر اعتراض کرتا ہے تو وہ جارحانہ رویہ رکھتا ہے یا پھر بالکل ہی مدرسے سے لاتعلق ہو جاتا ہے یا پھر افراد کی رہ اختیار کر لیتا ہے۔ معلوم کرنا چاہیے کہ اس کی یہ حرکات کس بات کی غمازی کرتی ہیں۔ اس قسم کی حرکات کرنے والے طلباء میں یہ بات پوری طرح واضح ہوتی ہے کہ ان کی رائے میں سب کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی پریشانی، بے چینی اور عدم تحفظ کا اظہار ان حرکات کے ذریعے کررہے ہوں، بچوں کو مورد الزام ٹھہرانے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ بچے کی ان غیر پسندیدہ حرکات میں مدرسے کا کتنا حصہ ہے۔ بچے کی ذہنی صلاحیت یعنی ذہانت، تعلیمی اہلیت، دوری خصوصیات اور دوسرے لوگوں سے اس کو مطابقت کے عمل کو جاننا ضروری ہے۔ جب تک بچے کی ابتدائی صلاحیتوں کا پتہ نہ چلے، اس کی رہنمائی نہیں کی جاسکتی۔ اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ بچے کی تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے ذاتی اور تعلیمی مشاورت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب ان دونوں میں یکجہتی پیدا ہو جائے تو نتیجتاً اس کا اثر پیشہ ورانہ مشاورت پر پڑتا ہے۔ یہاں ہم اس عمر میں بچے کو واضح طور پر تو یہ نہیں بتا سکتے کہ وہ کس مخصوص شعبے کی اہلیت رکھتا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اس کی اہلیت کا کھوج لگانے کی کوشش کی جاسکتی ہے اور یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ وہ تعلیمی عمل میں کامیاب رہے گا یا نہیں۔ پیشہ ورانہ مشاورت یوں تو پرانے زمانے سے چلی آرہی ہے۔ مسلمانوں کے دور میں اس کی بہت واضح مثالیں ملتی ہیں لیکن مغربی دنیا میں پیشہ ورانہ رہنمائی کو ایک مربوط علم کا درجہ دلانے والوں میں فرینک پیرسن (Frank Pearson) کا نام آتا ہے۔ پیرسن کے الفاظ میں پیشہ وارانہ رہنمائی تجارت، صنعت، انتظامیہ، عام تعلیم اور لیبر یونین، تعلیمی، سماجی اور معاشی عمل سے رضا کارانہ طور پر ابھری ہے۔ پیرسن نے وہی تمام آلات استعمال کئے جو اس وقت اسے میسر تھے اور رہنمائی کے طریقے سکھانے کی تربیت کے پروگرام بنائے۔ اس نے فرد میں پیشہ وارانہ رہنمائی کی چھ منزل کا ذکر کیا ہے:

0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔